ذوالقرنین اور سدِ سکندری

جناب مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی

(۳)

برہان ماہِ اگست میں یاجوج وماجوج کے متعلق جس قدر بحث کی جا چکی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ کوئی عجیب الخلقت مخلوق نہیں ہیں بلکہ دنیاءِ انسانی کی عام آبادی کی طرح وہ بھی حضرت نوح (علیہ السلام) کی ذریت میں سے ہیں۔ اور یہ کہ یاجوج وماجوج منگولیا (تاتار) کے ان وحشی قبائل کو کہا جاتا رہا ہے جو یورپ اور روس کی اقوام کے منبع ومنشا ہیں اور چونکہ ان کی ہمسایہ قوم ان قبائل میں سے دو بڑے قبیلوں کو موگ اور یوچی کہتی تھی اس لئے یونانیوں نے ان کی تقلید میں ان کو میگ یا میگاگ اور یوگاگ کہا اور عبرانی اور عربی میں تصرف کرکے ان کو یاجوج وماجوج سے یاد کیا گیا۔

اب ان تاریخی حقایق کی تائید میں عرب مورخین اور محقق مفسرین ومحدثین کی تحقیق بھی قابلِ مطالعہ ہے تاکہ گذشتہ سطور میں جو کچھ لکھا گیا اس کی تصویب ہو سکے۔

حافظ عماد الدین بن کثیرؒ اپنی تاریخ میں تصریح فرماتے ہیں۔

ویافث ابوالترک فیاجوج و ماجوج طائفۃ من الترک وھم مُغُول المغول وھم اشد باساً واکثرفسادًا من ھؤلاء۔	اور یافث تاتاریوں کا نسلی باپ ہے پس یاجوج و ماجوج تاتاریوں ہی کی ایک شاخ ہیں اور یہ منگولیا کے قبائل کے منگولی ہیں اور دوسرے تاتاریوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ طاقتور اور بہت زیادہ فساد کی اور لوٹ مار مچانے والے ہیں۔
البدایہ والنہایہ جلد ۲ صلا	

اور اپنی تفسیر میں بھی اسی کی تائید فرماتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ قبائل یافث بن نوح کی نسل سے ہیں اور ان کا مولد و موطن منگولیا کا وہی علاقہ ہے جہاں سے قوموں کے طوفان اٹھے اور اٹھ کر یورپ وغیرہ میں جا کر بسے ہیں۔

اور ابن اثیر نے کامل میں یہ تحریر فرمایا ہے۔

وقد اختلف الاقوال فیھم والصحیح	یاجوج و ماجوج کے متعلق مختلف اقوال ہیں اور صحیح
انھم نوع من الترك لھم شوکۃ	قول یہ ہے کہ وہ تاتاریوں ہی میں سے ایک قسم کے تاتاری
وفیھم شر وھم کثیرون وکانوا	ہیں وہ بہت طاقتور ہیں اور ان میں شر و فساد کا مادہ
یفسدون فیما یجاورھم من	بہت ہے اور وہ بہت بڑی تعداد رکھتے ہیں اور قرب و
الارض ویخربون ماقدروا علیہ	جوار کی زمین میں فساد پھیلاتے اور جس بستی پر قابو پا جاتے
من البلاد ویؤذون من یقرب	اس کو برباد کر ڈالتے تھے اور پڑوسیوں کو ایذا پہنچاتے
منھم الخ۔ جلد ۱ ص۶۸	رہتے تھے۔

اور سید محمود آلوسیؒ روح المعانی میں لکھتے ہیں۔

"ان یاجوج وماجوج" قبیلتان من	یاجوج و ماجوج یافث بن نوح علیہ السلام
ولد یافث بن نوح علیہ السلام وبہ	کی اولاد میں یہ دو قبیلے ہیں اور وہب منبہ اسی
جزم وھب بن منبہ وغیرہ واعتمدہ	پر یقین رکھتے ہیں اور متاخرین میں سے اکثر
کثیر من المتاخرین۔ جلد ۱۶ ص۳۶	کی یہی رائے ہے۔

اور آگے چل کر تحریر فرماتے ہیں۔

وفی کلام بعضھم ان الترك منھما	اور بعض کہتے ہیں کہ ترک (تاتاری) ان ہی میں
اخرجہ ابن جریر وابن مردویہ من طریق	سے ہیں جیسا کہ ابن جریر اور ابن مردویہ نے سندی

السدی من اثر قوی الترک سریۃ من سرایا یاجوج وماجوج الخ جلد ۱۶ ص۳۶	ایک قوی اثر نقل کیا ہے کہ ترک (تاتاری) یاجوج وماجوج کے حصوں میں سے ایک حصہ ہیں۔
وفی روایۃ عبدالرزاق عن قتادۃ ان یاجوج وماجوج ثنتان وعشرون قبیلۃ۔ جلد ۱۶ ص۳۶	اور عبدالرزاق نے حضرت قتادہؓ سے روایت کی ہے کہ یاجوج وماجوج بائیس قبائل کا مجموعہ ہیں۔

اس کے علاوہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری میں یاجوج وماجوج سے متعلق جو کچھ نقل فرمایا ہے وہ بھی نقول بالا کی ہی تائید کرتا ہے[۱]۔ اور علامہ طنطاوی اپنی تفسیر جواہر القرآن میں لکھتے ہیں۔

یاجوج وماجوج اپنی اصل کے اعتبار سے یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہیں اور یہ نام لفظ "اجیج النار" سے ماخوذ ہیں جس کے معنے آگ کے شعلہ اور شرارہ کے ہیں گویا ان کی شدت اور کثرت کی طرف اشارہ ہے اور بعض اہل تحقیق نے ان کی اصل پر بحث کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ مغلوں (منگولیوں) اور تاتاریوں کا سلسلۂ نسب ایک شخص "ترک" نامی پر پہنچتا ہے اور یہی شخص ہے جس کو ابوالفداء ماجوج کہتا ہے۔

پس اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یاجوج وماجوج سے مراد منگولین اور تاتاری قبائل ہی ہیں۔ ان قبائل کا سلسلہ ایشیا کے شمالی کنارہ سے شروع ہو کر تبت اور چین سے ہوتا ہوا محیط منجمد شمالی تک چلا گیا ہے اور غربی جانب ترکستان کے علاقہ تک پھیلا ہوا ہے۔ فاکہۃ الخلفاء اور ابن مسکویہ کی تہذیب الاخلاق اور رسائل اخوان الصفا ان سب نے یہی کہا ہے کہ یہی قبائل یاجوج وماجوج کہلاتے ہیں[۲]

گذشتہ بحث میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ منگولیا یا کاکیشیا کے یہ قبائل جبتک اپنے مرکز میں رہتے ہیں یاجوج وماجوج کہلاتے ہیں اور جب وہاں سے نکل کر کہیں بس جاتے اور صدیوں بعد متمدن ہوجاتے ہیں تو پھر وہ اس نام کو بھلا دیتے ہیں اور دوسرے بھی ان کو اس وحشیانہ امتیاز سے یاد نہیں کرتے کیونکہ

پھر یہ اپنے مرکز سے اس قدر اجنبی ہوجاتے ہیں کہ مرکز کے وحشی قبائل ان کو بھی اپنا حریف بنا لیتے اور ان پر غارتگری کرتے رہتے ہیں اور یہ بھی اپنے ہی ہم نسل مرکزی وحشی قبائل سے اسی طرح خوف کھانے لگتے ہیں جس طرح دوسرے قبائل۔ چنانچہ اس مسئلہ کی تائید حافظ عماد الدین ابن کثیر کی اس عبارت سے بھی ہوتی ہے۔ تحریر فرماتے ہیں۔

"حتی اذا بلغ بین السدین" وھما جبلان	"سدین" سے مراد وہ دو پہاڑ ہیں جو ایک دوسرے
متناوحان بینھما ثغرۃ یخرج منھا	کے مقابل ہیں اور ان کے درمیان شگاف ہے
یاجوج وماجوج علی بلاد الترک فیعیثون	اسی شگاف سے یاجوج وماجوج ترکوں کی شہروں
فیھا فسادا و یھلکون الحرث والنسل	پر آپڑتے اور ان میں فساد مچا دیتے اور کھیتیوں اور
(تفسیر جلد ۳ ص۱۰۳ جدید ایڈیشن)	نسلوں کو ہلاک اور برباد کر ڈالتے تھے۔

یعنی یاجوج وماجوج بھی اگرچہ منگولی (تاتاری) ہیں مگر پہاڑوں کے ورے جو تاتاری قبائل اپنے مرکز سے ہٹ کر آباد ہو گئے تھے اور متمدن بن گئے تھے۔ ہم نسل ہونے کے باوجود دونوں میں اسقدر تفاوت ہوگیا کہ ایک دوسرے سے ناآشنا بلکہ حریف بن گئے اور ایک ظالم کہلائے اور دوسرے مظلوم اور ان ہی قبائل نے ذوالقرنین سے سد بنانے کی فرمائش کی۔

اور بعض عرب مورخین نے تو "ترک" کی وجہ تسمیہ ہی یہ بیان کردی کہ یہ وہ قبائل ہیں جو یاجوج وماجوج کے ہم نسل ہونے کے باوجود سد سے ورے آباد تھے اور اس لئے جب ذوالقرنین نے سد قائم کی تو چونکہ ان کو اس میں شامل نہیں کیا تو اس چھوڑ دیئے جانے کی وجہ سے "ترک" کہلائے۔[۱]

یہ وجہ تسمیہ اگرچہ ایک لطیفہ ہے تاہم اس امر کا ثبوت ضرور بہم پہنچاتی ہے کہ متمدن قبائل تمدن و حضارت کے بعد اپنے ہم نسل مرکزی قبائل سے اجنبی ہوجاتے تھے اور وہ یاجوج وماجوج نہیں کہلاتے تھے۔

[۱] البدایہ والنہایہ جلد ۲۔

اور لفظ یاجوج و ماجوج صرف ان ہی قبائل کیلئے مخصوص ہو گئے ہیں جو اپنے مرکز میں سابق کی طرح ہنوز وحشت، بربریت اور درندگی کے ساتھ وابستہ ہیں۔

سد یاجوج و ماجوج کے اس تعین کے بعد دوسرا مسئلہ "سد" کا سامنے آتا ہے یعنی وہ "سد" کس جگہ واقع ہے جو ذوالقرنین نے یاجوج و ماجوج کے فتنہ و فساد کو روکنے کیلئے بنائی اور جس کا ذکر قرآن عزیز میں بھی کیا گیا ہے۔

تعیینِ سد سے پہلے یہ حقیقت پیشِ نظر رہنی چاہیئے کہ یاجوج و ماجوج کی تاخت و تاراج اور شر و فساد کا دائرہ اس قدر وسیع تھا کہ ایک طرف کاکیشیا کے نیچے بسنے والے ان کے ظلم و ستم کے نالاں تھے تو دوسری جانب تبت اور چین کے باشندے بھی ان کی شمالی دستبرد سے محفوظ نہ تھے۔

اس لئے صرف ایک ہی غرض کے لئے یعنی قبائلِ یاجوج و ماجوج کے شر و فساد اور لوٹ مار سے بچنے کے لئے مختلف تاریخی زمانوں میں متعدد "سد" تعمیر کی گئیں۔ ان میں سے ایک "سد" وہ ہے جو "دیوارِ چین" کے نام سے مشہور ہے یہ دیوار تقریباً ایک ہزار میل طویل ہے۔ اس دیوار کو منگولی اتکووہ کہتے ہیں اور ترکی میں اس کا نام بوقورقہ ہے۔

دوسری "سد" وسطِ ایشیا میں بخارا اور ترمذ کے قریب واقع ہے اور اس کے محلِ وقوع کا نام دربند ہے یہ سد مشہور مغل بادشاہ تیمور لنگ کے زمانہ میں موجود تھی اور شاہ روم کے ندیم خاص سیلابرجر منی نے بھی اس کا ذکر اپنی کتاب میں کیا ہے اور اندلس کے بادشاہ کسٹیل کے قاصد کلاویجو نے بھی اپنے سفرنامہ میں کیا ہے۔ ۱۴۰۳ء میں اپنے بادشاہ کا سفیر ہو کر جب تیمور صاحبقران کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس جگہ سے گذرا ہے وہ لکھتا ہے کہ باب الحدید کی "سد" موصل کے اس راستہ پر ہے جو سمر قند اور ہندوستان کے درمیان واقع ہے۔ [۱]

تیسری "سد" روسی علاقہ داغستان میں واقع ہے یہ بھی دربند اور باب الابواب کے نام سے

[۱] جواہر القرآن جلد ۹ صفحہ ۱۹۸

مشہور ہے۔ اور بعض مورخین اس کو "الباب" بھی لکھدیتے ہیں۔ یاقوت حموی نے معجم البلدان میں، ادریسی نے جغرافیہ میں اور بستانی نے دائرۃ المعارف میں اس کے حالات کو بہت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اور ان سب کا خلاصہ یہ ہے۔

"داغستان میں دربند ایک روسی شہر ہے۔ یہ شہر بحر خزر (کاسپین) غربی کے کنارہ واقع ہے اس کا عرض البلد ۴۲-۳ شمالاً اور طول البلد ۴۸-۱۵ شرقاً ہے۔ اور اس کو دربند انوشیروان بھی کہتے ہیں اور باب الابواب کے نام سے بہت مشہور ہے۔ اور اس کے اطراف و جوانب کو قدیم زمانہ سے سدّ گھیرے ہوئے ہے ان کو قدیم مورخین ابواب البانیہ کہتے آئے ہیں اور اب یہ خستہ حالت میں ہے اور اسکو باب الحدید اسلئے کہتے ہیں کہ اس کی سدّ کی دیواروں میں لوہے کے بڑے بڑے پھاٹک لگے ہوئے تھے"[1]

اور جب اسی باب الابواب سے مغرب کی جانب کاکیشیا کے اندرونی حصوں میں بڑھتے ہیں تو ایک درہ ملتا ہے جو درۂ داریال کے نام سے مشہور ہے اور یہ کاکیشیا کے بہت بلند حصوں سے گذرا ہے۔ یہاں ایک چوتھی "سدّ" ہے جو قفقاز یا جبل قوقایا یا جبل قوقاف کی سدّ کہلاتی ہے اور یہ سدّ دو پہاڑوں کے درمیان بنائی گئی ہے بستانی اس کے متعلق لکھتا ہے۔

اور اسی کے قریب ایک اور سدّ ہے جو غربی جانب بڑھتی چلی گئی ہے غالباً اس کو اہل فارس نے شمالی بربروں سے حفاظت کی خاطر بنایا ہوگا کیونکہ اس کے بانی کا صحیح حال نہیں معلوم ہو سکا بعض نے اس کی نسبت سکندر کی جانب کر دی اور بعض نے کسریٰ و نوشیرواں کی جانب اور یاقوت کہتا ہے کہ یہ تانبا پگھلا کر اس سے تیار کی گئی ہے[2]

اور انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا میں بھی "دربند" کے مقالہ میں اس آہنی دیوار کا حال قریب قریب اسی طرح بیان کیا گیا ہے[3]

[1] دائرۃ المعارف ج۷ ص۶۵۱ و معجم البلدان ج۸ ص۹ ۔ [2] دائرۃ المعارف ج۷ ص۶۵۱ ۔ [3] نواں ایڈیشن جلد ۷ لفظ دربند ص۸۲ ۔

چونکہ یہ سب دیواریں شمال ہی میں بنائی گئی ہیں اور ایک ہی ضرورت کیلئے بنائی گئی ہیں اسلئے ذوالقرنین کی بنائی ہوئی سد کے تعین میں سخت اشکال پیدا ہوگیا ہے اور اسی لئے ہم مورخین میں اس مقام پر سخت اختلاف پاتے ہیں۔ اور اس اختلاف نے ایک دلچسپ صورت اختیار کرلی ہے جبکہ دربند کے نام سے دو مقامات کا ذکر آتا ہے اور دونوں مقامات میں سد یا دیوار بھی موجود ہے اور غرض بنا بھی ایک ہی نظر آتی ہے۔

چنانچہ دیوارِ چین کو چھوڑ کر باقی تین دیواروں کے متعلق قابلِ بحث یہ بات ہے کہ ذوالقرنین کی سد ان تینوں میں سے کون سی ہے اور اس سلسلہ میں جس دربند کا ذکر آتا ہے وہ کون سا ہے؟

مورخین عرب میں سے مسعودی قزوینی اصطخری یاقوت سب اسی دربند کا ذکر کررہے ہیں جو بحرِ خزر پر واقع ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس شہر میں داخل ہونے سے پہلے بھی دیوار ملتی ہے اور شہر کے بعد بھی دیوار ہے۔ اگرچہ ایک دیوار چھوٹی ہے اور دوسری بڑی مگر شہر سد یا دیواروں سے گھرا ہوا ہے اور ایران کے لئے یہ مقام خاص اہمیت رکھتا ہے اور دیوار سے پرے بسنے والے قبائل کی زد سے بچاتا ہے۔ البتہ ابوالفدا اور بعض اس سے ناقل مورخین کو یہ غلطی ہوگئی کہ انھوں نے بخارا و ترمذ کے قریب دربند کو اور بحرِ خزر کے قریب دربند کو ایک سمجھ کر ایک کے حالات کو دوسرے کے ساتھ خلط کر دیا ہے۔

مگر ادریسی نے دونوں کی جغرافیائی حالت کو مفصل اور جدا جدا بیان کرکے اس خلط کو دور کیا، اور اصل حقیقت کو بخوبی واضح کردیا ہے۔

تاہم اس کے باوجود حال کے بعض اہلِ قلم کو اس پر اصرار ہے کہ "سدِ ذوالقرنین" یا "سدِ سکندری" کے سلسلہ میں جس "سد" کا ذکر آتا ہے اس سے بحرِ خزر یا بحرِ قزوین کا دربند مراد نہیں ہے بلکہ بخارا و ترمذ کے قریب جو دربند حصار کے علاقہ میں واقع ہے وہ مراد ہے [1]

[1] صدق مدراگست مضمون "سدِ سکندری"۔

بہر حال یہ مورخین بحرِ خزر اور کاکیشیا کے علاقہ دربند (باب الابواب) کی دیوار کے متعلق یہ گمان کرتے ہیں کہ قرآن عزیز میں جس سد کا ذکر ہے وہ یہی ہے مگر یہ تصریح کرتے ہیں کہ کوئی اس کو سدِ سکندری کہتا ہے اور کوئی سدِ نوشیروانی۔ اور دربند کے متعلق جب بھی مورخین کو غلط ہو جاتا ہے تو کوئی نہ کوئی محقق اس کو دور کر کے یہ واضح کر دیتا ہے کہ "سد ذوالقرنین" کا تعلق اس دربند سے ہے جو کاکیشیا میں بحرِ خزر کے کنارہ واقع ہے اس دربند سے نہیں ہے جو بخارا اور ترمذ کے قریب واقع ہے۔

چنانچہ وہبؒ کہتے ہیں۔

قرآن عزیز میں جو "بین السدین" آیا ہے تو سدین سے مراد "جبلین" ہے یعنی دو پہاڑ کہ جن کے درمیان سد قائم کی گئی پہاڑ کی یہ دونوں چوٹیاں بہت بلند ہیں اور ان کے پیچھے بھی آبادیاں ہیں اور ان کے سامنے بھی اور یہ دونوں منگولین سرزمین کے اس آخری کنارہ پر واقع ہیں جو آرمینیہ اور آذربیجان کے متصل ہے۔ [1]

اور علامہ ہرویؒ فرماتے ہیں۔

یہ دو پہاڑ کہ جن کے درمیان ذوالقرنین کی سد قائم ہے تاتاری قبائل کے ورے واقع ہیں (گویا سد ان کو اس جانب آنے سے روکنے کیلئے بنائی گئی ہے) [2]

اور امام رازی تحریر فرماتے ہیں۔

زیادہ صاف بات یہ ہے کہ ان دو پہاڑوں کا جائے وقوع جانب شمال میں ہے اور (تعیین میں) بعض نے کہا ہے کہ وہ دو پہاڑ آرمینیہ اور آذربیجان کے درمیان واقع ہیں اور بعض نے کہا کہ تاتاری قبائل کی سرزمین کا جو آخری کنارہ ہے وہاں واقع ہیں۔

اور طبریؒ نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ شاہ آذربیجان نے جبکہ وہ اس کو فتح کر چکا تھا ایک

---

[1] و [2] تفسیر البحر المحیط ابوحیان اندلسی جلد ۶ ص ۱۶۳

شخص کو خزر (بحر قزوین) کے اطراف سے بلایا کہ وہ صاحب آذربیجان کو بالمشافہ سد کے حالات سنائے اس نے بتایا کہ وہ پہاڑوں کے درمیان ایک بلند سد ہے اور اس کے اس جانب بہت بڑی خندق ہے جو نہایت گہری ہے۔

اور ابن خرداذبہ نے کتاب المسالک والممالک میں بیان کیا ہے کہ واثق باللہ نے ایک خواب دیکھا تھا کہ گویا اس نے اس سد کو کھول ڈالا ہے اس خواب کی بنا پر اس نے اپنے بعض عمال کو اس کی تحقیق کیلئے بھیجا تاکہ وہ اس کا معائنہ کریں سو یہ لوگ باب الابواب سے آگے بڑھے اور ٹھیک سد کے مقام پر پہنچ گئے۔ انھوں نے واثق باللہ سے آکر بیان کیا کہ یہ سد لوہے کے ٹکڑوں سے بنائی گئی ہے جس میں پگھلا ہوا تانبا شامل کیا گیا ہے اور اس کا آہنی دروازہ مقفل ہے پھر جب انسان وہاں سے واپس ہوتا ہے تو راہنما اس کو ایسے چٹیل میدانوں میں پہنچاتے ہیں جو سمرقند کے محاذات میں واقع ہیں ابوریحان بیرونی کہتے ہیں کہ اس تعارف کا مقتضا یہ ہوا کہ وہ زمین کے ربع شمالی مغربی میں واقع ہے۔[1]

اور سید محمود آلوسی روح المعانی میں لکھتے ہیں۔

یہ دو پہاڑ ارضِ تسعین جہتِ شمالی میں واقع ہیں اور کتاب حزقیل علیہ السلام میں جوج کے متعلق جو یہ لکھا ہے کہ وہ شمال کی جانب سے آخری دنوں میں آئیں گے اس سے بھی یہی مراد ہے اور کاتب چلپی کا میلان بھی اسی جانب ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس سے آرمینیہ اور آذربیجان کے پہاڑ مراد ہیں اور قاضی بیضاوی کی رائے بھی یہی ہے اور بعض نے تو یہاں تک کہدیا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے بھی یہی روایت ہے اگرچہ اس قول کا تعاقب کیا گیا ہے اور اسکی صحت میں کلام ہے۔

ان اقوال سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ان حضرات کے نزدیک اس کا مصداق باب الابواب (دربند بحر قزوین) ہے حالانکہ ان ہی مورخین کے نزدیک اس کا بانی کسریٰ و نوشیرواں ہے۔[2]

[1] تفسیر کبیر جلد ۵ ص۵۱۳ و طبری جلد ۲ ص۲۵۶ ۔ [2] خلاصہ روح المعانی جلد ۱۶ ص۳۵

اور حضرت استاذ علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری (نور اللہ مرقدہ) عقیدۃ الاسلام میں تحریر فرماتے ہیں۔

قرآن عزیز نے ذوالقرنین کے تیسرے سفر کی جہت کا ذکر نہیں کیا اور قرینہ یہ بتاتا ہے کہ وہ شمال کی جانب تھا اور اسی جانب اس کی سد ہے جو قفقاز کے پہاڑوں کے درمیان واقع ہے ۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور جس غرض کیلئے ذوالقرنین نے سد بنائی تھی اسی غرض کیلئے اور بادشاہوں نے بھی سد تعمیر کی ہیں۔ مثلاً چینیوں نے دیوار چین بنائی جس کو منگولین اتکووہ اور ترک بوقورقہ کہتے ہیں صاحب ناسخ التواریخ نے اسکا مفصل ذکر کیا ہے اور اسی طرح بعض عجمی بادشاہوں نے دربند (باب الابواب) کی سد تعمیر کی اور اسی طرح اور سد بھی ہیں جو شمال ہی کی جانب ہیں۔ [1]

اور انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں کاکیشیا کے علاقہ بحر قزوین کے کنارہ واقع دربند (باب الابواب) کے متعلق جو مقالہ ہے اس میں تحریر ہے۔

یہاں جو دیوار ہے اس کو یزدگرد اول نے دوبارہ صاف کرایا اور اس کی مرمت کرائی، اس دیوار کو سکندر اعظم کی جانب منسوب کیا جاتا ہے۔ [2]

اور دوسری جگہ بحر خزر کے متعلق تحریر ہے۔

رسالہ اخوان الصفا میں جو بحر یاجوج و ماجوج کا ذکر آیا ہے تو اس سے مراد بحر کاسپین یعنی بحر خزر ہے۔ [3]

پس عرب مورخین، محدثین، مفسرین، اور محققین تاریخ کے ان حوالجات سے چند امور ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) کوئی ایک مورخ بھی یہ صراحت نہیں کرتا کہ دربند ضلع حصار کی سد "سد سکندری" ہے

---

[1] ملخص عقیدۃ الاسلام فی حیوۃ عیسیٰ علیہ السلام ص ۱۹۸۔ [2] جلد اول ص ۹۴۰

[3] ص ۱۱۴۲ بحث یاجوج و ماجوج۔

(۲) ابوالفداء اور بعض مورخین کو دربند کے متعلق یہ غلط ہوگیا ہے کہ وہ بحرِ قزوین والے دربند کا ذکر شروع کرتے ہیں اور پھر ترمذ و بخارا والے دربند (حصار) کے ساتھ اس کو ملا دیتے ہیں اور دونوں کے درمیان امتیاز کرنے سے قاصر رہے ہیں

(۳) باقی تمام محققین، مورخین ہوں یا محدثین و مفسرین امتیاز کے ساتھ یہ تصریح کر رہے ہیں کہ جو سدّہ سدِ سکندری" کے نام سے مشہور ہے وہ وہی ہے جو بحرِ قزوین کے قریب دربند (باب الابواب) میں واقع ہے۔

چنانچہ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا اور انسائیکلوپیڈیا آف اسلام اور دائرۃ المعارف بستانی میں بھی جو کہ جدید و قدیم تحقیق کا ذخیرہ ہیں) یہی ہے حتیٰ کہ برٹانیکا جلد ۱۳ ص۵۲۶ طبع یازدہم میں جو دربند ضلع حصار کا مختصر حال بیان کیا ہے اس میں بھی اس سدّ کو سدِ سکندری نہیں بتایا بلکہ اس کے برعکس بحرِ قزوین والے دربند کی سدّ کے متعلق یہ کہا ہے کہ اس کی نسبت سکندر کی جانب کی جاتی ہے اور اس لئے "سدِ سکندری" کے نام سے مشہور ہے۔

(۴) وہب بن منبہ، ابوحیان اندلسی، صاحبِ ناسخ التواریخ (جو ایران کا درباری مورخ ہے) بستانی، اور حضرت علامہ سید محمد انور شاہ نے دربند" بحرِ قزوین" کے متعلق یہ توجہ دلائی ہے کہ "سدِ ذوالقرنین" اس دربند" بحرِ قزوین" کی سدّ نہیں ہے بلکہ اس سے بھی اوپر قفقاز کے آخری کنارہ پر پہاڑوں کے درمیان واقع ہے چنانچہ مولانا ابوالکلام نے اپنی تفسیر میں اس کو درۂ داریال کے نام سے ذکر کیا ہے۔

اب ان چاروں باتوں سے تھوڑی دیر کیلئے قطع نظر کر لیجئے اور اس مسئلہ میں بھی سابق کی طرح قرآنِ عزیز ہی کو حَکَم بنائیے تاکہ معاملہ واضح سے واضح تر ہو جائے۔

"سدِ ذوالقرنین" کے متعلق قرآنِ عزیز نے دو باتیں صاف صاف بیان کی ہیں ایک یہ کہ وہ "سدّ" دو پہاڑوں کے درمیان تعمیر کی گئی ہے اور اس نے پہاڑوں کے درمیان اس "درہ" کو

بند کردیا ہے جہاں سے ہوکر یاجوج وماجوج اِس جانب کے بسنے والوں کو تنگ کرتے تھے۔" حتّٰی اذا بلغ بین السدین (ای بین الجبلین) وجد من دونہما قوماً لا یکادون یفقہون قولاً قالوا یاذوالقرنین ان یاجوج وماجوج مفسدون فی الارض " یہانتک کہ جب ذوالقرنین دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اُن دونوں کے اِس طرف ایک ایسی قوم کو پایا جن کی بات وہ پوری طرح نہیں سمجھتا تھا وہ کہنے لگے اے ذوالقرنین بلاشبہ یاجوج وماجوج اس سرزمین میں فساد مچاتے ہیں۔

دوسرے یہ کہ وہ سد چونے یا اینٹ گارے سے نہیں بنائی گئی بلکہ لوہے کے ٹکڑوں سے تیار کی گئی ہے جس میں تانبا پگھلا ہوا شامل کیا گیا تھا۔" اجعل بینکم وبینھم ردما اتونی زبر الحدید حتّٰی اذا ساوی بین الصدفین قال انفخوا حتّٰی اذا جعلہ نارا قال اٰتونی اُفرغ علیہ قطراً" میں تمہارے اور ان کے (یاجوج وماجوج کے) درمیان ایک موٹی دیوار قائم کردونگا، تم میرے پاس لوہے کے ٹکڑے لاکر دو یہانتک کہ پہاڑ کی دونوں پھانکوں (چوٹیوں) کے درمیان جب دیوار کو برابر کردیا تو اس نے کہا کہ دھونکو یہانتک کہ جب دھونک کر اس کو آگ کردیا کہا لاؤ میرے پاس پگھلا ہوا تانبا کہ اس پر ڈالوں۔

قرآنِ عزیز کی بتائی ہوئی ان دونوں صفات کو سامنے رکھکر اب ہم کو دیکھنا چاہیے کہ بغیر کسی تاویل کے ان کا مصداق کونسی "سد" ہوسکتی ہے۔ اور کس سد پر یہ صفات ٹھیک ٹھیک صادق آتی ہیں۔

(باقی آئندہ)

ؒ سدین کی تفسیر ہے۔